اَطِیعُوا اللهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم

دریں زمان برکات توامان و سعادت اقتران رسالہ موسومہ

عقائدِ امامیہ اثنا عشریہ

[illegible] الزمن شاعر عالی وقار مداح اہلبیت اطہار عالی جناب [illegible]

بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ سیزدہم ماہ رجب ۱۳۱۲ھ

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید محسن علی صاحب مالک مطبع طبع شد

حامداً بسم اللہ الرحمن الرحیم ومصلیاً

ایک شخص کا یہ مقولہ ہے کہ اکثر اوقات مین جو ہم تصور کرتے ہین مذاہب مختلفہ متعددہ کا تو کوئی ایسا فرق مبین اور علامت روشن بہ نسبت خاص کسی مذہب کے نہین پاتے کہ جس سے اوسکو ترجیح دی جاوے اور یقین ہو جاوے اوسکی حقیّت کا اور مابقی کے بطلان کا بلکہ سب مذاہب بظاہر یکسان دکھائی دیتے ہین اور ہر شخص اپنے مذہب کو حق اور صحیح سمجھتا ہے پس غیر مذہب امامیہ مین سے اگر کوئی شخص اپنے مذہب کے حقیّت کا یقین رکھتا ہو یا دعوا یقین کا کرے تو اسکا کیا جواب ہووے گا

بینوا و توجروا

الجواب باسمہ سبحانہ ولہ الحمد۔ حقیقت حال یہ ہی کہ نظر
اجمالی کی کیفیت اور ہی اور نظر تفصیلی کی کیفیت اور ہی ہمنے یہ امتحان کیا ہی
کہ جب ہم مقام بلند ترین مثل مینار مرتفع کے جاتے ہین اور اوس جگہ سے
مکانات شہر کو دیکھتے ہین تو اکثر مکانات باہم متصل اور گنجان معلوم ہوتے ہین
جسطرحسے کہ اطفال گھروندے بناتے ہین یہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ ان مکانات کے
درمیان مین کسیقدر راہ اور گلی ہے یا نہین اور پستی اور بلندی مین اکثر مکانات کے
تمیز اور تفرقہ بخوبی معلوم نہین ہوتا چہ جاے تمیز اسکے کہ اونمین کچا کون ہے اور
پکا کون ہے اور جامع خامی و پختگی کون ہے اور بڑا مکان کو ہے اور چھوٹا مکان
کون ہے اور عمدہ کون ہے اور ناقص کون ہے اور جو چند مکانات عمدہ ہین
اونمین کیا نسبت ہی آپسمین اور جو عیب دار ہین اونمین سے ایک کو دوسرے سے
کیا نسبت ہی بابت کمی اور زیادتی اوصاف و عیوب کے ہان جب مینار پر سے
اوترکر شہر کی سیر کرتے ہین اور اون مکانات کو قریب سے ملاحظہ کرتے ہین
تو اوسوقت حال ہر ایک کا بخوبی معلوم و منکشف ہوتا ہی کہ یہ مکان پکا ہے
اور وہ مکان کچا ہے اور فلان عمدہ ہے اور فلان معیوب ہی اور سب طرحکے
اوصاف اور عیوب اسوقت مین ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہین اگر بینا ہو
اور کسیقدر فہم درست رکھتا ہو پس اسیطرحسے سمجھنا چاہئے امور دینیہ اعتقادیہ
کو کہ نظر اجمالی مین تو سب مذہب بظاہر متشابہ اور یکسان دکھائی دیتے ہین لیکن

جب ہر ہر مذہب کو علیحدہ کر کے نظر کیجیے اور اوسکے اصول کو دریافت کیجیے
تو صاحب عقل سلیم پر اوسکا عیب و ہنر ظاہر اور منکشف ہوجاتا ہی اور ہر ایک کا
حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور حق اور ناحق مین تفرقہ وجدائی عیان ہوجاتی ہی
ابھی تک یہ دعوا ہمارا مجمل ہی اور مدعا ہمارا مستمعون کے ذہن نشین ہو کر موجب
اونکے اطمینا نکا نہین ہوا لہذا اب ہم پر لازم ہوا کہ پہلے اپنے مذہب کے اصولکو
بیان کرین بادلۂ مختصرۂ مفیدہ اور ہر ہر اصل کے مخالف کی طرف بھی اشارہ
کرتے جاوین تاکہ حقیت ہمارے مذہب کی اور بطلان سب مذاہب مخالفہ کا
مستمعین پر واضح اور منکشف ہوجاوے انشا اللہ المستعان و علیہ التکلان
پس مخفی نرہے کہ ہمارے مذہب کے پانچ اصول ہین کہ وہ معروف ہین اور مشہور
کالنور علی شاہق الطور اور ایک امر مقدم اونپر ہے کہ جسکو اصل الاصول
کہنا چاہیے وہ کیا ہے کہ وجود خالق عالم پس پہلے اسمین گفتگو کرنی چاہیے۔
لہذا گذارش کیجاتی ہے کہ آیا عقل کے نزدیک ہوسکتا ہے کہ کوئی مکان
بغیر بنانیوالے کے بنگیا ہو یا اشیاء کثیرہ اور صناعات دنیویہ مین سے مثل
زیورہاے مختلفہ اور ساعت یعنی گھڑی باقسام متعددہ اور دیگر صناعات
متعارفہ مین سے کوئی شی بغیر صانع اور بنانیوالے کے بنگئی ہو پس انسان اور
اور حیوانات اور اشجار باقسام مختلفہ اور بافراد متعددہ کیونکر بغیر صانع
کامل اور خالق قادر و عالم کے پیدا ہوسکتے ہین یہ تو ایک امر بدیہی اور ظاہر ہے

چندان دقت کی اسمین ضرورت نہین ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص
ملاحدہ مین سے حاضر خدمت امام جعفر صادق ہوا اور اوسنے استدعا کی
کہ وجود خالق عالم کا مجھپر ثابت کیجیے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مَصنُوعٌ
اَنتَ غَیرُ مَصنُوعٍ یعنے تو بنا ہوا ہے یا بے بنا ہے یعنی آیا تیرا جسم
ترکیب دیا گیا ہے اعضا و جوارح سے اور یہ شکل و شمائل تجھمین مخلوق اور
موجود ہے یا نہین فقط اتنا ہی کلمہ سنکے وہ شخص جواب مین متحیر ہوا اس
خیال سے کہ اگر کہتا ہون کہ مین مصنوع اور مخلوق ہون تو یہ فرماوینگے کہ پھر
صانع و خالق کا کیون انکار کرتا ہے اور اگر کہتا ہون کہ مین مصنوع نہین ہون
تو یہ انکار بدیہی کا ہوتا ہے مگر از راہ تمردی و سرکشی کے اسی شق کو اوسنے اختیار کیا
اور گویا ہوا کہ مین مصنوع نہین ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے تئین غیر مصنوع
ٹھہراتا ہے پس اگر مصنوع ہوتا تو کیا شی ہوتا مطلب حضرت کا یہ تھا کہ تیرا جسم
مرکب اعضا و جوارح سے سات اس شکل و شمائل کے اور صورت اور ہیئت کے
سامنے ہمارے موجود ہے اسی کو مصنوع اور مخلوق کہتے ہین پس اگر اپنے تئین
تو غیر مصنوع کہتا ہے تو گویا کہ اپنے تئین معدوم و لاشی قرار دیتا ہے پس تو
خود ہی بیان کر کہ اگر تو مصنوع اور موجود ہوتا دنیا مین تو اوس وقت تو کونسے
شی ہوتا فَبُہِتَ الَّذِی کَفَرَ یہ کلام اون حضرت کا سنکر وہ مبہوت ہو گیا
لکھا ہے روایت مین کہ ساکت ہوا اور ایک لکڑی اوسکے ہاتھ مین تھی

اوس سے زمین پر لکیرین کرنے لگا اور آہستہ زبان سے کہتا جاتا تھا کہ جسمٌ طویلٌ عریضٌ وھذہ علامۃ المصنوع یعنی جسم انسانی طویل و عریض کا پایا جانا یہی علامت ہی مصنوع ہونے کی۔ پھر کیا ہوا تجکو کہ تو اپنے مصنوع ہونیکا انکار کرتا ہے تمام ہوا محصل مفاد روایت خلاصہ یہ کہ وجود خالق عالم کا کوئی صاحب عقل و فہم انکار نہین کر سکتا بلکہ سب فرقہ ہاے عقلا کا اتفاق ہے اسپر بلکہ جو زبان سے انکار کرتے ہین وہ بھی ہنگام گرفتاری آفت اور بلا ہیز دل سے رجوع کرتے ہین طرف خالق اور مالک اپنے کے پس جو اسکے مخالف ہین یعنی جو گروہ کہ وجود خالق عالم کا انکار کرتا ہے اوسکا مذہب سراسر فاسد و باطل ہے خواہ ملاحدہ ہون خواہ دہریہ ہون خواہ نیچریہ اور امثال اسکے پس آسکے بطلان مین کسی عاقل کو شک و شبہہ باقی نہین رہتا اور ہمارے اصول مین سے جو اصل اول ہے یعنی توحید۔ وہ ثابت ہے بدلیل حسن انتظام عالم اور علاوہ اسکے یہ ہے کہ واحد ہونا پروردگار کا گویا کہ بدیہی اور متفق علیہ جمیع عقلا کا ہی اسلیئے کہ اتفاق موحدین کا تو ظاہر ہے اور لیکن مخالفین انکے پس وہ چند گروہ ہین ازانجملہ مشرکین کفار ہین لیکن اونکے عقاید جو سُنے جاتے ہین تو اونسے اعتقاد بہ تعدد خالق عالم نہین پایا جاتا بلکہ اقرار یہ کرتے ہین کہ سب کا پیدا کرنیوالا ایک ہی شخص ہے ہان اوسکی عبادت اور پرستش مین اصنام وغیرہا کو شریک اوسکا کرتے ہین اور اس امر سے

ہمکو فی الحال بحث نہین ہے اور از انجملہ ایک فرقہ ہی کہ جو تثلیث کے قائل
ہین لیکن وہ بھی تعدد کا اقرار نہین کرتے بلکہ کہتے ہین کہ توحید فی التثلیث ہی
یعنی جو مصداق تین کا ہے وہی مصداق واحد کا ہے پس ہرچند کہ اس
کلام کا وہن اور اسکے رکاکت عقلا پر مخفی نہین ہے لیکن وحدتکا انکار ظاہر
بظاہر وہ لوگ بھی نہین کرتے اور جو گروہ مثل ان دونون فرقونکے ہین
اونکے مذہب کے بطلان کا قیاس انکے بطلان پر کرنا چاہیئے اور اصل دوم
ہمارے مذہب کی عدل پروردگار عالم ہے اور اوسکا مخالف کوئی فرقہ
بظاہر معلوم نہین ہوتا یہانتک کہ اہل سنت کہ جنکی مخالفت اسمین مشہور ہے
وہ بھی صریحاً یہ نہین کہتے کہ خدا ظالم ہے ہان قائل ہین ایسے امور کے کہ جن سے
پروردگار کا ظالم ہونا لازم آتا ہے لیکن وہ اوسکو مخالف عدل خدا
نہین کہتے پس زبان سے وہ بھی خدا کے عادل ہونیکا اقرار کرتے ہین لیکن
اگر کوئی فرقہ قائل بظلم خدا ہو تو دلیل عقلی سے اوسکا ابطال ہو سکتا ہی کیونکہ
ظلم عقلا قبیح ہی و باعث نقص و عیب ہے لہذا خدا کی نسبت جائز نہین ہو سکتا
اور ادلہ نقلیہ اسکے بطلان پر بکثرت اور بتواتر اسقدر موجود ہین کہ جنکے
انکار کی کسی شخص کو مجال نہین ہے اصل سوم ہمارے مذہب کی نبوت ہے
یعنی سب پیغمبران خدا برحق ہین اور ہمارے نبی جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ و آلہ خاتم الانبیا اور افضل سب پیغمبرون سے ہین ۔ اور نبوت انحضرتکی

ثابت ہوئی اسوجہ سے کہ اوس جناب نے دعوا اپنی نبوت کا کیا اور موافق دعوا
معجزات بیحد وبیشمار ظاہر کئے اسقدر کہ اون سب سے تواتر معنوی حاصل ہوا
یعنی جو کوئی اون معجزات سے معجزات پر مطلع ہو تو اگرچہ خاص خاص معجزہ کا علم
حاصل نہو لیکن محصل مجموع کا یقین ہوجاتا ہے یعنی بالاجمال معلوم ہوجاتا ہے کہ
وہ صاحب اعجاز ضرور تھے بلا شک وشبہہ اور عمدہ اور افضل معجزات آنحضرت
قرآن مجید ہی جو فی الحال موجود ہے اور اسکا معجزہ ہونا متحقق اور ثابت رہا
ہر زمانہ مین حتی کہ ہم اسوقت تحدی کرتے ہین کہ اسمین سے جو سورہ خورد تر ہے
مثل سورہ اخلاص اور سورہ کوثر کے اوسکا بھی نظیر ومثل کوئی شخص نہین بنا سکتا
اور اسی جہت سے معلوم ہوا کہ یہ کلام خدا ہے مشتمل بر اعجاز اور جب اسکا معجزہ
ہونا ثابت ہوا تو جناب خاتم الانبیا کی نبوت بھی ثابت ہوئی اور جب اونکی
نبوت ثابت ہوئی تو جتنے پیغمبران سابقین کا ذکر ہے کلام آلہی اور احادیث
جناب رسالت پناہی مین اون سبکی پیغمبری ثابت ہوئی وہو المطلوب اب
اس تیسری اصل کے ثبوت سے چند گروہ کہ جو منکر مطلق نبوت ہین مثل حکمای
فلاسفہ اور جو منکر بعض انبیاء کرام ہین دونون بعض اون سبکے مذاہب کا
بطلان ثابت اور واضح ہوگیا بحمد اللہ تعالے اصل چہارم امامت ہی
یعنی بارہ امام برحق ہین اور اصل اس اصل کی ثبوت وصایت بلافصل
حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہے بہ نسبت جناب خاتم الانبیا

اور چونکہ احقر العباد کو منظور ہے کہ کوئی امر اسمقام مین حوالہ کتب مبسوطہ پر نکیا جاوے لہذا ایک تقریر مختصر کہ سوانح وقت مین سے ہی گذارش کیجاتی ہی اور وہ یہ ہے کہ سوائے فرقہ خوارج و نصاب کے ہمکو گمان نہین ہے کہ کوئی شخص اہل اسلام مین سے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے فضل و کمال کا انکار کرتا ہو بلکہ اکثر شخص اشخاص غیر اہل اسلام سے بھی اونحضرت کے فضل و کمال کے مقر ہین بلکہ بعد جناب خاتم الانبیاء کے حضرت امیرؑ کو افضل ناس جانتے ہین سب اہل اسلام حتی کہ طائفہ اہل سنت و جماعت بھی اسبات کے قائل ہین باستثناء خلفاء ثلاثہ خو پس اب ہمکو ضرورت بحث کی باقی نرہے الا افضلیت حضرت امیرؑ مین خلفاء ثلاثہ مذکورہ سے پس اب ہم سوال کرتے ہین صاحبان عقل و فہم اور اہل انصاف اور تارکان جدل و عصبیت سے کہ آیا صفات فضل و کمال نہین ہین عالمیت اور فصاحت و بلاغت اور سخاوت اور شجاعت اور عبادت اور زہد اور تقوی اور مانند انکے پس انمین سے ہر ایک صفت جس طرحسے کہ بوجہ کمال حضرت امیرؑ مین پائے گئے تھے آیا اوسیطرحسے خلفاء مذکورہ مین بھی پائے گئے تھے یا نہین بر تقدیر اول دروغ بیفروغ ہے مثل انکار بدیہات اور بر تقدیر ثانی افضلیت حضرت امیرؑ کی خلفاء مذکورہ سے بھی ثابت ہوگئی اب انکا اسکا بیجا اور ناروا ہے اور چونکہ تفضیل مفضول عقلاً قبیح ہے لہذا وصی بلا فصل ہونا حضرت امیر علی بن ابیطالبؑ کا ثابت ہوا

یہ ایک دلیل ہے ادلہ عقلیہ مین سے اوپر امامت حضرت امیر المومنین عم کے
اور دوسری دلیل عقلی ظہور معجزات کثیرہ ہی ہاتھ پر اوس جناب کے نظیر معجزات
جناب خاتم الانبیا اور لیکن ادلہ نقلیہ پس کتب امامیہ اوس سے مشحون اور
مملو ہین اور از انجملہ ہے حدیث غدیر خم کہ جسکا انکار کوئی شخص مخالفین مین سے
بھی نہین کر سکتا چہ جاے موالفین و موافقین پس فقط یہی ایک دلیل
انحضرت کی وصایت بلافصل اور امامت کے بارہ مین کافی اور شافی
ہی اور باقی آئمہ یازدہ گانہ کی امامت کا ثبوت بنا بر نصوص خدا و رسول و
حضرت امیر عم و معجزات انحضرات سہل و آسان ہے زیادہ تطویل کلام کی ضرورت
اسمقام مین نہین ہے اور اصل پنجم معاد ہے یعنی قیامت کا قایم ہونا بر حق ہے
ایک دن ایسا ضرور ہو گا کہ اموات اور مردگان افراد بشر زندہ کئے جاوینگے
اور بعد حساب و کتاب کے جو صاحبان ایمان اور مطیعان پروردگار ہین
وہ نجات پاکر داخل جنت کئے جاوینگے اور جو غیر اہل ایمان ہین منجملہ فرقہ ہاے
ضالہ اور گمراہان وہ جہنم واصل ہونگے اور اسکا اعتقاد اور اقرار سب
اہل اسلام کو ہے کیونکہ یہ امر ممکن ہی نزدیک قدرت پروردگار کے اور خدا اور رسول
اور آئمہ ہدی علیہم السلام نے اسکے وقوع کی خبر دے قرآن اور احادیث
مین پس کسکو مجال انکار ہے اسکے وقوع سے۔ اور جب استحکام اور مضبوطے
ادلہ اصول مذہب امامیہ کے اور حقیت اسکی ثابت اور معلوم ہوئے

پس اسکے ساتھی بطلان اور فساد سب اون مذاہب کا کہ جو مخالف اسکے ہین واضح اور منکشف ہو گیا ولو اجمالاً اور جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا ستفترق اُمَّتِی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلّھا فی النار الّا واحدۃ پس وجہ ہلاکت اون بہتر فرقونکے ظاہر ہو گئے بلکہ احقر العباد نے بحول اللہ تعالے وحسن توفیقہ وتائیدہ جو کچھ کہ ان اوراق عدیدہ مین بیان کیا ہے اوس سے بہتر فرقون کے علاوہ جتنی فرقہاے مخالفہ تھے سب کے مذاہب کے ابطلان کیطرف اشارہ ہو گیا بحمد اللہ تعالے پس اب باوجود اسکے اگر اہل مذاہب باطلہ مین سے کوئی شخص دعوا کرے کہ مجکو اپنے مذہب کے حقیقت کا علم ویقین ہے پس دعوی اوسکا نہو گا مگر مثل اسکے کہ کوئی نابینا بوقت نصف النہار ہمارے سامنے اگر دعوا کرے کہ اسوقت شب تاریک ہے مجکو خوب تحقیق کرنے سے یقین حاصل ہوا ہے کہ اسوقت رات ہے اندھیری پس یہ دعوا اوسکا سنکر صاحب چشم وبصارت کیا جواب دیگا سواے اس کہنے کے کہ تین حال سے خالی نہین یا یہ بات ہے کہ تو کاذب ودروغ گو ہے کہ تجکو یقین اسبات کا حاصل نہین ہوا لیکن از روے کذب کے دعوا حصول یقین کا کرتا ہے یا یہ کہ تو معنی یقین کے نہین سمجھتا پس ظن یا شک یا وہم پر اطلاق لفظ یقین کا کرتا ہے یا یہ کہ بالفرض اگر تجکو اسبات کا قطع وجزم حاصل ہوا ہو تو از بس کہ خلاف واقع اور برخلاف

نفس الامر کے ہو جب بھی اوسکو یقین نہ کہنا چاہئے بلکہ یہ مصداق جہل مرکب کا
ہوگا پس اب تجکو چاہیے کہ از سر نو تحقیق کر بطریق معتبر اور سالک ہو
اوس راہ مین کہ جس مین سلوک کرتے ہین عقلا تاکہ امر واقعی تجھپر منکشف
ہو اور حق نفس الامر کا تجکو یقین حقیقۃً حاصل ہو اور یہ ہی جواب ہے
مدعی مذکور کا فقط والعلم عند اللہ العلیم الحکیم وہو الہادی الی الصراط
المستقیم۔ نمقہ خادم الشریعۃ المصطفویہ السید مصطفےٰ المدعو بمیر آغا عفی عنہ

اشتہار